سوال

میری بہن کی شادی کو آٹھ ماہ ہوئے ہیں، اور اسے شکایت ہے کہ وہ اپنے خاوند سے محبت نہیں کرتی اس لیے طلاق چاہتی ہے، حالانکہ اس کا خاوند ایک اچھے اخلاق والا اور صاحب علم اور نوجوانوں میں افضل ہے، میرا سوال یہ ہے کہ ان دونوں کی اصلاح کے لیے آپ مجھے کیا نصیحت کرتے ہیں، یا کہ ان کے لیے طلاق ہی مناسب ہوگی؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

جب آپ نے بیان کیا ہے کہ وہ نوجوان اخلاق اور علمی طور پر سب سے افضل ہے، تو پھر ہماری یہی نصیحت ہے کہ اسے صبر و تحمل سے کام لینا چاہیے، اور وہ طلاق طلب کرنے میں جلد بازی مت کرے، کیونکہ حالات میں تبدیلی پیدا ہو کر اسے محبت ہو جائیگی

آپ کی بہن کو اس کے اسباب تلاش کر کے اس کے علاج کی کوشش کرنی چاہیے، کیونکہ ہو سکتا ہے اس کا سبب خاوند کے بعض تصرفات ہوں، یا پھر خاوند اپنی بیوی میں دلچسپی نہ لیتا ہو اور دوسری طرف مشغول ہو

اس لیے آپ خاوند کے ساتھ آہستہ آہستہ کوشش کریں کیونکہ ہو سکتا ہے اس کو اپنی غلطی کا احساس ہی نہ ہوا ہو اس لیے اسے غلطی پر متنبہ کرنے کی ضرورت ہو

اور اگر اس کے خاوند میں کچھ صفات یا پھر ایسے تصرفات ہوں جسے اس کی بیوی پسند نہ کرتی ہو تو اسے انہیں ان کے مقابلہ میں برداشت کرنی چاہیں جو اس میں خیر و بھلائی پائی جاتی ہے، کیونکہ کوئی بھی ایسا شخص نہیں جس میں ہر چیز کامل ہو

اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مومن مرد مومنہ عورت سے بغض نہیں رکھتا، اگر وہ اس کی کسی بات اور کام کو ناپسند کرتا ہے تو پھر وہ اس کے کسی دوسرے اخلاق سے راضی ہوگا"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1469).

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"یعنی خاوند کو چاہیے کہ وہ بیوی سے ناراض مت ہو کیونکہ اگر بیوی میں کوئی برا اخلاق پایا جاتا ہے تو اس میں ایسا بھی اخلاق ہوگا جسے خاوند پسند کرتا ہے، مثلا وہ زبان دراز تو ہو لیکن اس کے ساتھ ساتھ دین والی اور خوبصورتی و جمال کی مالک ہو یا پھر نرم دل ہو" انتہی

ابن جوزی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ: مومنہ عورت کو ایمان اس پر ابھارتا ہے کہ وہ اچھی خصلتوں کو استعمال کرے جسے مومن شخص پسند کرتا ہے، تو اس طرح وہ ایسی چیز بھی برداشت کر لے گا جسے ناپسند کرتا ہو" انتہی

دیکھیں: کشف المشکل (1044).

قاری رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" اس میں اشارہ ہے کہ کوئی دوست بغیر عیب کوئی نہیں ، اوراگر کوئی شخص عیب سے بری ہونا چاہتا ہے تو وہ بغیر دوست کے رہ جائیگا ، اور کوئی بھی انسان خاص کر مومن تو خصال حمیدہ سے خالی نہیں رہتا اس لیے اسے ان خصال حمیدہ یعنی اچھے اخلاق کا خیال کرنا چاہیے " انتہی

دیکھیں : مرقاۃ المفاتیح (181/10).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" یہ نیکیوں اور برائیوں کے مابین موازنہ ہے ، اللہ محفوظ رکھے بعض لوگ تو برائیوں کو دیکھتے ہیں اور اس پر حکم لگا دیتے ہیں ، لیکن وہ نیکیوں کو بھول جاتے ہیں

اور بعض لوگ نیکیوں کو دیکھتے ہیں لیکن برائیوں کو بھول جاتے ہیں ، لیکن عدل و انصاف تو یہ ہے کہ انسان ان دونوں کے مابین مقارنہ اور موازنہ کرے ، اور عفوو درگزر اور معافی کی طرف مائل ہو

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی لوگوں کو معاف کرنے والوں کو پسند کرتے ہیں ، اس لیے اگر آپ کے دل میں کسی شخص کے بارہ میں بغض ہو تو آپ اس کی نیکیوں اور اچھائیوں کو یاد کر کے اپنے بغض کو دور کرنے کی کوشش کریں

کیونکہ ہوسکتا ہے آپ اور اس کے مابین غلط فہمی ہو یا سوء معاشرت ، یا معاملہ میں غلط فہمی ، لیکن وہ شخص اچھا اور فاضل اور لوگوں کے ساتھ احسان کرنے اور خیر و بھلائی کو پسند کرنے والا ہو

آپ اس کی یہ اچھائیاں یاد رکھیں تا کہ اس نے آپ کے ساتھ جو برا معاملہ کیا ہے وہ اس نیکیوں کے پہلو میں چھپ جائے " انتہی

دیکھیں : شرح ریاض الصالحین (1827).

اور شیخ کا یہ بھی کہنا ہے :

" حاصل یہ ہوا کہ :

انسان کو چاہیے کہ جس کے ساتھ اس کا ازدواجی تعلق ہو یا پھر دوستی ہو یا خرید و فروخت کا معاملہ وغیرہ ہو تو وہ اس کے ساتھ عدل و انصاف کا معاملہ کرے ، جب وہ اس کے کسی اخلاق سے ناراض ہو ، یا پھر کسی معاملہ میں اس سے برا سلوک کر بیٹھے تو اسے دوسری جانب نیکیوں کو مدنظر رکھ کر ان میں موازنہ کرنا چاہیے ، کیونکہ یہی وہ عدل و انصاف ہے جس کا اللہ تعالی اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے " انتہی

دیکھیں : شرح ریاض الصالحین (324).

اور پھر اللہ عزوجل کا فرمان ہے :

اور ہوسکتا ہے تم کسی چیز کو ناپسند کرو حالانکہ وہ تمہارے لیے بہتر ہو ، اور ہوسکتا ہے تم کسی چیز کو پسند کرو حالانکہ وہ تمہارے لیے بری ہو ، اللہ تعالی خوب جانتا ہے اور تم نہیں جانتے البقرۃ (216).

اور ایک مقام پر ارشاد ربانی ہے :

اور ان (بیویوں) کے ساتھ اچھے طریقہ سے بودوباش اختیار کرو، اور اگر تم انہیں ناپسند کرو تو ہوسکتا ہے تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور اللہ تعالی اس میں خیر کثیر پیدا کردے النساء (19).

لہذا انسان نہیں جانتا کہ اس کے لیے خیر و بھلائی کہاں رکھی ہے ؟

اور اکثر ہوتا ہے کہ خیر تو وہیں سے ملتی ہے جس کے بارہ میں انسان کا گمان ہوتا ہے کہ یہ شر ہے

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" بندہ اپنے نفس کی ہر مصلحت نہیں چاہتا چاہے اسے اس کے اسباب کا بھی علم ہو جائے تو وہ ظالم ہے، اور اللہ تو اپنے بندے کی مصلحت چاہتا ہے، اور وہ اسے اس کے اسباب کی جانب لے جاتا ہے

ان کے بڑے اسباب میں سے یہ ہیں :

بندہ جسے ناپسند کرتا ہے؛ کیونکہ اس کی مصلحت اس میں ہے جسے وہ ناپسند کرتا ہے، اور یہ واجب میں کئی گناہ زیادہ ہے " انتہی

دیکھیں : مدارج السالکین (2/205).

اس لیے بیوی کو چاہیے کہ وہ صبر و تحمل سے کام لے اور اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا کرے کہ وہ اس کے اور خاوند کے مابین موافقت پیدا کرے، اور انہیں خیر و بھلائی پر جمع کرے، اور اسے شیطان مردود سے پناہ بھی مانگنی چاہیے، کیونکہ ہوسکتا ہے جو کچھ وہ پا رہی ہے وہ شیطانی وسوسہ ہو، اور اس کا کوئی صحیح سبب نہ ہو

کیونکہ شیطان تو خاوند اور بیوی کے مابین جدائی اور علیحدگی کرانے پر حریص ہے

اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ اس عورت کا شرح صدر کرے، اور اسے اور اس کے خاوند کو خیر و بھلائی پر جمع کرے

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (102637) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں

واللہ اعلم .

الاسلام سوال و جواب

137780